عبدالکریم قمر

ایک مخلص احرار کارکن ...... محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ

تقریباً ایک صدی پہلے ہمارے شہر کمالیہ میں میاں غلام حسین کھوکھر مرحوم کا خاندان اپنی نیکی، شرافت اور دین داری کی وجہ سے نہ صرف پوری برادری بلکہ شہر بھر میں اپنی مثال آپ تھا۔ اُن کے چار بیٹے تھے اور اُن میں سے چھوٹے تینوں بیٹے ۱۹۳۷ء میں ہندوستان کی عظیم حریّت پسند اور انقلابی جماعت مجلس احرار اسلام میں شامل ہوئے اس کے فعال کارکن اور باوردی رضا کار بن گئے۔ اُنھی میں سے ایک میاں الٰہی بخش مرحوم کے گھر نومبر ۱۹۵۶ء میں ایک ہونہار فرزند نے جنم لیا جس کا نام محمد طیب تھا۔ ۱۹۷۴ء میں اس نے سکول سے میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب تحریکِ مقدّس تحفظ ختمِ نبوّت پورے ملک میں زور شور سے شروع تھی۔ اُن دنوں اُن کے بڑے بھائی محمد طاہر مجلس احرار اسلام کمالیہ کے ناظم تھے۔ محمد طیب نے تحریکِ طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کی اور اس طرح دونوں بھائیوں نے اس تحریکِ مقدّس میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ تحریکِ تحفظ ختمِ نبوّت کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیّت قرار دے دیا گیا۔ محمد طاہر رنگ کا کاروبار کرتے تھے۔ تجارت میں اپنے بھائی کا ہاتھ بٹانے کے لیے محمد طیب بھی اس کاروبار میں اُن کے ساتھ شامل ہوگئے اور جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے۔

۲۷ فروری ۱۹۷۶ء کو جب چناب نگر (ربوہ) میں مسجدِ احرار کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تو ہمارے شہر سے بھی ایک قافلہ گیا اور محمد طیب بھی اُن خوش قسمت نوجوانوں میں شامل تھا جو چنیوٹ سے پیدل مسجدِ احرار پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ۲۲/۲۱ جون ۱۹۷۹ء کو مسجدِ احرار چناب نگر میں تاریخی معراجِ مصطفی ﷺ کانفرنس ہوئی۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ اس کی تشہیر کے لیے شہر میں وال چاکنگ کی جائے۔ محمد طاہر اور محمد طیب دونوں بھائی بہت خوشخط تھا، اس لیے وال چاکنگ کے لیے دو پارٹیاں تشکیل دی گئیں۔ دونوں پارٹیوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک بھائی کو شامل کیا گیا اور ایک ہفتہ کی محنت سے ہم نے شہر کی اہم جگہوں پر وال چاکنگ کر کے کانفرنس کی تشہیر کے لیے بھرپور مہم چلا دی۔ اس تاریخی کانفرنس میں پہلی اور آج تک غالباً آخری دفعہ مسجدِ احرار کے کسی پروگرام میں خواتین کو بھی شمولیت کے لیے کہا گیا۔ اُن کے لیے مسجد کے محراب کے آگے سائبان اور قناتوں سے ایک علیحدہ باپردہ جگہ کا انتظام کیا گیا۔ محسنِ احرار سید عطاء المحسن شاہ صاحبؒ کی اہلیہ محترمہ نے بھی اس میں شرکت فرمائی تھی، ہمارے شہر سے میاں الٰہی بخش مرحوم کے گھرانے کی خواتین نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔

۱۹۹۰ء میں اپنے بڑے بھائی کی جگہ جو خرابیٔ صحت کی بنا پر مقامی جماعت کی نظامت سے علیحدہ ہوئے، جماعت کے ناظم بنائے گے۔ اُنھیں یہ ذمہ داری جماعت میں اُن کے فعال کردار کی وجہ سے سونپی گئی جسے اُنھوں نے احسن طریقے سے نبھایا۔ ۱۹۹۰ء سے ہم دونوں نے یہ نظم بنایا ہوا تھا کہ ہر سال ۹ رنومبر کو ملتان حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں باقاعدگی سے حاضری دیتے، اُس دِن مجھے سرکاری تعطیل کی وجہ سے سہولت ہوتی اور وہ بھی کاروباری مصروفیت سے وقت نکال لیتے۔

ملتان ۱۰ محرم الحرام کو مجلس ذکرِ حسین رضی اللہ عنہ کے نام سے جو دارِ بنی ہاشم میں پروگرام ہوتا وہ اس میں شریک ہوتے۔ دسمبر ۲۰۰۹ء کے اس پروگرام میں جب ہم شمولیت کے لیے گئے تو چوک کمہاراں سے پیدل دارِ بنی ہاشم پہنچے کیونکہ کوئی بھی سواری معروف راستوں سے وہاں جانے کے لیے دستیاب نہ تھی کہ سڑکوں پر یاروں کا پہرہ تھا۔ چیچہ وطنی کی سالانہ ختمِ نبوّت کانفرنس میں شرکت کا کبھی ناغہ نہ کیا، اسی طرح ۱۲ ربیع الاوّل کی ختمِ نبوّت کانفرنس چناب نگر میں شرکت بھی اُن کا معمول تھا بلکہ اس کے لیے فکرمند ہوا کرتے اور روانگی کے نظم کے متعلق پوچھتے رہتے۔ یہ اُن کا تعاون ہی تھا کہ پچھلے چھ سات سالوں سے ہمارے شہر سے اِس کانفرنس میں بھرپور نمائندگی ہوتی ہے اور شرکت کرنے والوں کے لیے بس کا انتظام کیا جاتا ہے بلکہ اب تین سالوں سے بس کے ساتھ ایک ویگن کا بھی انتظام ہوتا ہے۔

گزشتہ کئی دنوں سے اس خواہش کا بڑی شدت سے اظہار کر رہے تھے کہ دارِ بنی ہاشم حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن مدظلہٗ کی خدمت میں حاضری دی جائے۔ جب بھی ملتے پروگرام بنانے کا کہتے۔ ۳۰ نومبر ۲۰۱۴ء کو ملتان مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ کی میٹنگ تھی، میں اس میں شرکت کے لیے ملتان گیا۔ میٹنگ رات گئے تک جاری رہی، اس لیے رات وہیں قیام ہوا، صبح نمازِ فجر کے بعد مسجد میں ہی بیٹھا رہا۔ اسی دوران صبح ساڑھے سات بجے کے قریب فون کے ذریعے اُن کی وفات کی اطلاع ملی۔ کچھ دوست مجھے فون کر کے اس خبر کی تصدیق کرتے رہے چونکہ وہ ۳۰ نومبر کی شام کو معمول کے مطابق دکان بند کر کے رات گئے تک گھر اپنے معمول کے کاموں میں مصروف رہے تھے۔ اس لیے کسی کا بھی اس خبر پر یقین کرنے کو دل نہ مانتا تھا، لیکن موت تو ایک اٹل حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کی صحت بھی بظاہر بہت اچھی تھی، کبھی کبھار معدے میں گرانی کی شکایت کرتے تھے۔ اُن کے بیٹوں کی اطلاع کے مطابق اُن کو رات ڈھائی تین بجے تکلیف ہوئی تو افرادِ خانہ کو جگایا۔ بیٹوں کو نصیحتیں کرنا شروع کر دیں، انھوں نے حوصلہ دلایا تو کہنے لگے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ اُنھیں فوراً ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ لے جایا گیا، راستے میں سارا وقت ذکر اذکار میں مصروف رہے، وہاں فوراً طبی امداد دی گئی، آکسیجن لگائی گئی لیکن وقتِ مقررآ پہنچا تھا۔ صبح تقریباً ساڑھے چھ بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہر میں ان کی وفات کی اطلاع ملی تو ان کے سوگ میں مارکیٹ بند کر دی گئی۔ مجھے ملتان جب اطلاع ملی تو یہ اطلاع حضرت پیر جی مدظلہٗ اور سید کفیل شاہ بخاری کو دی۔ سید کفیل شاہ بخاری نے جنازہ کے وقت کے متعلق پوچھا تاکہ اُس میں شرکت ہو جائے۔

یکم دسمبر ۲۰۱۴ء کو نمازِ مغرب کے بعد جنازگاہ محمود بھٹی میں اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ حضرت سید کفیل شاہ بخاری نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ چیچہ وطنی سے جماعت کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے مولانا منظور احمد صاحب اور حافظ محمد اسمٰعیل صاحب (ٹوبہ والے) کے ہمراہ شرکت کی۔ مرحوم ہنس مکھ اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ اس لیے شہر کی تاجر برادری اور تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے علاوہ عوام کی کثیر تعداد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ تدفین کے بعد سید کفیل شاہ بخاری اور عبداللطیف خالد چیمہ نے مرحوم کے گھر پسماندگان میں اُن کے بھائیوں، بیٹوں، داماد اور برادرِ نسبتی سے تعزیتِ مسنونہ کا اظہار کیا۔